محترم محمود مجیب اصغر صاحب انجینئر

اماں خدیجہ (جمیلہ) کوپ مین کی یاد میں

خاکسار کی اہلیہ کی دوسری والدہ (اماں خدیجہ) اہلیہ ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب مرحوم (ابن حضرت ماسٹر سردار عبدالرحمٰن صاحب سابق مہر سنگھ) کا لندن میں 11 جنوری 2001ء کو وصال ہوگیا۔

اس عاجز اور اس عاجز کے اہل وعیال کا "اماں" کے ساتھ مسلسل کئی سالوں سے رابطہ تھا۔ بڑی باقاعدگی سے خطوط کے جواب دیتی تھیں۔ اور دعاؤں سے نوازتی تھیں۔ وہ تقریباً بیس سالوں سے لندن میں مقیم تھیں۔ دینی خدمات اور علمی کاموں میں پیش پیش تھیں۔ اچھی خاصی پڑھی لکھی اور سکالر قسم کی معزز خاتون تھیں۔ مذاہب کا گہرا مطالعہ تھا۔ سالہاسال حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دفتر میں بیعتوں کا ریکارڈ رکھتی رہی ہیں اور اب صحت کی خرابی کے باعث اپنی قیام گاہ پر ہی بعض علمی کاموں کی توفیق پا رہی تھیں۔

گزشتہ سال جلسہ سالانہ (2000ء) کے موقع پر اس عاجز کی ان کے ساتھ ایک ہی ملاقات ہوئی تھی۔ جس میں انہوں نے بہت ساری باتوں کا انکشاف کیا۔ بہت خوش طبع تھیں اور بڑی بشاشت سے اور مسکراتے ہوئے سارے حالات بتاتی جاتی تھیں۔ ان دنوں ان کے پاس حضرت مسیح موعود کے الہامات اور کشوف و رویا کے جرمن ترجمہ پر نظر ثانی کا اہم کام تھا۔ اس کے علاوہ بھی حضور کی طرف سے انہیں مختلف ASSIGNMENTS ملتی رہتی تھیں۔ جنہیں وہ نہایت خوش اسلوبی سے سر انجام دیتی تھیں۔ حضور نے چند سال قبل عورتوں کے جلسہ سالانہ برطانیہ کے خطاب میں دو تین سال بڑی محبت سے ان کا ذکر فرمایا کہ وہ کس طرح خدمت دین کی توفیق پا رہی ہیں۔

"اماں" جرمنی کی رہنے والی تھیں اور انہیں جرمن ہونے کا بجا طور پر فخر تھا۔ انہیں حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کی توفیق ملی۔ خلافت ثانیہ کے آخری دور میں تعلیم و تربیت کے لئے چند بار ربوہ تشریف لائیں۔ ان کا قیام اکثر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ (جو بعد میں خلیفۃ المسیح الثالث کے منصب پر فائز ہوئے) کے گھر ہوتا تھا۔ حضور کی اور حضرت بیگم صاحبہ اور ان کے بچوں کی کئی باتیں سناتی تھیں بعض لطیفے بھی سنائے کہ اردو کے بعض فقرے ان کو یاد کروا دیئے گئے کہ جب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب گھر تشریف لائیں گے تو آپ کو مخاطب کر کے کہنا اور جب وہ فقرے انہوں نے حضور نے سامنے کہے تو سارا کنبہ محفل زعفران بن گیا اور ان کی معصومیت کی داد دینے لگا۔ انہوں نے بتایا کہ جن دنوں وہ حضرت پرنسپل صاحب کے گھر میں رہ رہی تھیں ان دنوں ان کے ناشتے کا انتظام صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کے پاس تھا۔ ان کا پہلا نام JULIANE KOOPMANN تھا۔ اور بیعت کے بعد ان کا نام "جمیلہ" تھا۔ (شادی کے بعد ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب نے خدیجہ نام رکھ دیا) حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اور حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ انہیں بالکل اپنے گھر کا فرد سمجھتے تھے۔ چنانچہ جن دنوں صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب اور صاحبزادی امتہ الحبیب صاحبہ بنت صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی شادی ہونی تھی۔ ان دنوں وہ ان کے پاس تھیں اور جہیز کے لئے بعض سامان خریدنے کی غرض سے انہیں بیگم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب اور ان کی والدہ محترمہ حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کے ہمراہ پشاور اور لنڈی کوتل بھی جانے کا موقع ملا اور جو رات انہوں نے پشاور میں گزاری انہیں ایک ہی پلنگ پر حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ (بنت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے ساتھ سونے کی سعادت نصیب ہوئی (غالباً وہ محترم کرنل عطاءاللہ صاحب گھر ٹھہرے تھے جیسا کہ "اماں" نے خاکسار کو بتایا) باقی افراد خانہ صوفوں پر اور قالین پر سوئے۔

ربوہ اپنے قیام کے دوران انہیں محترم مرزا مبارک احمد صاحب کے گھر بھی رہنے کا موقع ملا اور اسی طرح تحریک جدید میں کوئی صاحب تھے جو اب کینیڈا منتقل ہو چکے ہیں ان کے گھر بھی انہیں ٹھہرایا گیا اور وہ جہاں بھی رہیں ان کی فیملی ممبر بن کر رہیں۔

1967ء یا 1968ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی اجازت سے ان کی شادی ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب سے ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب عملاً واقف زندگی تھے اور ساری عمر پاکستان سے باہر گزاری۔ اور خدمت دین میں مصروف رہے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب کے ساتھ سیرالیون، غانا اور پھر انگلستان میں تقریباً بیس سال انہیں رہنے کا اتفاق ہوا۔ ڈاکٹر صاحب کا دسمبر 1987ء میں لندن میں وصال ہوگیا اور اس کے بعد وہ اکیلی اس گھر میں رہتی رہیں۔ حضور کی ان پر خاص نظر شفقت تھی اور خاکسار کی اہلیہ کے بہن بھائی بھی (جو کہ تقریباً سبھی لندن میں مقیم ہیں) ان کی خدمت کی توفیق پاتے رہے۔

خاکسار کے ایک ایک بچے کا انہیں نام یاد تھا اور خاکسار کی بڑی بچیاں انہیں انگلش اور جرمن زبان میں خط لکھتی رہتی تھیں اور وہ بڑے اہتمام سے جواب دیتی تھیں۔ ان کی Hand Writing بہت خوبصورت تھی اور انگریزی زبان پر بڑا عبور تھا گو مادری زبان جرمن تھی۔ خاکسار کے سامنے دو تین مرتبہ خلافت ثالثہ میں جلسہ سالانہ پر ربوہ آتی رہیں اور ہمارے گھر بھی تشریف لائیں خاکسار اور خاکسار کے بیوی بچوں کی تصاویر اپنے پاس دعا کی غرض سے رکھی ہوئی تھیں۔ کہنے لگیں کہ انگلستان میں ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے خاکسار کے اہل وعیال اور خاکسار کی تصویریں دیوار پر لگائی ہوئی تھیں تاکہ ہم سب دعاؤں میں یاد رہیں اور ان کی وفات کے بعد اس نیک عمل کو انہوں نے جاری رکھا۔ (اللہ تعالیٰ ان کو بہترین اجر دے اور ان کے درجات بلند فرمائے)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی سیرت و سوانح کی تصنیف و اشاعت کے کام کے بارے میں اکثر دریافت کرتی رہتی تھیں کہ کس مرحلے میں پہنچا ہے اور خواہش رکھتی تھیں کہ جب کتاب چھپ جائے تو اس کو دیکھیں۔ کہنے لگیں مجھے تو صرف تصاویر ہی نظر آئیں گی۔ کیونکہ میں تو اردو نہیں پڑھ سکتی۔ پھر کہنے لگیں کہ اس کتاب کا انگلش ترجمہ بھی شائع ہوگا؟

خاکسار کی اہلیہ نے خاکسار کے ہاتھ انہیں گزشتہ سال ایک معمولی سا تحفہ (سکارف) بھجوایا۔ بہت خوش ہوئیں اور باقاعدہ شکریے کا خط لکھا اور دعاؤں سے نوازا۔

"اماں" کو دعوت الی اللہ کا بہت جوش تھا۔ اور نئے احمدیوں کے ساتھ قریبی تعلقات رکھتی تھیں اور ان کی تربیت کا فکر رہتا تھا۔ چنانچہ جلسہ سالانہ برطانیہ 2000ء کے دوران جس روز یہ عاجز ان کے پاس ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ اس وقت بھی ایک نو احمدی جوڑا ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ "خاتون" جرمن لڑکی تھی اور ان کا "میاں" شام (Syria) کا احمدی تھا۔ جن کی کچھ عرصہ قبل شادی ہوئی تھی۔ مرحومہ وقت کی بہت پابندی کرتی تھیں اور دوسروں سے وقت کی پابندی کرواتی تھیں۔ بہت با اصول اور نیک اور احمدیت کی فدائی خاتون تھیں۔

خاکسار کی اہلیہ کو انہوں نے 16/اگست 2000ء کے خط میں لکھا کہ وہ اب 78 سال کی ہوگئی ہیں اور ان کی نقل و حرکت اب محدود ہو گئی ہے لیکن الحمدللہ گھر کے باغیچے میں وہ ٹہلتی رہتی ہیں اور زیادہ دور تک نہیں جا سکتیں۔ بظاہر ان کی صحت اچھی تھی۔ چند سال قبل انہوں نے آپریشن کروایا تھا اور اب ان کی واپسی کا وقت آگیا تھا۔ انہوں نے احمدی عورتوں اور جرمن عورتوں کے لئے بہت عمدہ نمونہ چھوڑا ہے اور مقدور بھر خدمت دین کی توفیق پائی ہے۔ ان کا ایک بھائی جرمنی میں مقیم ہے جو اب تک ان کی کوشش کے باوجود احمدی نہیں ہوا۔ لیکن ان کو ملتا رہتا تھا۔ اور بہت احترام کرتا تھا۔ اللہ اس کی ہدایت کے بھی سامان پیدا فرمائے اور مرحومہ کی نیک یادیں ہمیشہ زندہ رکھے اور ان کو جنت الفردوس کے اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین۔

بقیہ صفحہ 5

بچوں کا خیال

ایک دفعہ آپ کو معلوم ہوا کہ لاہور سے کوئی ڈاکٹر باہر سے آیا ہے۔ وہ پلاسٹک سرجری سے چہرہ کو سنوار دیتا ہے۔ آپ کے زیر کفالت بچوں میں سے ایک بچہ ایسا بھی تھا جس کے منہ پر چیچک کے داغ تھے۔ ناک بہت اٹھا ہوا تھا۔ دانت باہر نکلے ہوئے تھے۔ آپ نے کسی کے ذریعہ دریافت فرمایا کہ کیا اس بچے کے چہرے کے خدوخال سنوارے جا سکتے ہیں۔ بے سہارا بچوں کے بارے میں یہ خیالات سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔

مسند احمد بن حنبل میں ایک روایت ہے کہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ میں نے یہ شعر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے پڑھے۔

وابیض یستسقی الغمام بوجھہ
ربیع الیتامی عصمۃ للارامل

ترجمہ: "وہ سفید نورانی چہرے والا شخص جس کے منہ کا واسطہ دے کر بادل سے بارش طلب کی جاتی ہے۔ یتیموں کے لئے موسم بہار اور بیواؤں کی عزت کا محافظ ہے:۔

اس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ بے اختیار پکار اٹھے بخدا وہ تو محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

بخدا وہ تو محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 1 ص 7 مطبوعہ بیروت)

یعنی حضرت ابوبکر صدیق بے اختیار پکار اٹھے کہ ایسے افعال تو نبی کریم ﷺ کا خاصہ ہیں۔

یہی اسوۂ حسنہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین